بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۶ امان ۱۳۴۶ ہش ۔ ۴ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ ۔ ۱۶ مارچ ۱۹۶۷ء	نمبر ۵۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ مجرّد اقرار کافی نہیں ہے

خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ جو اقرار تم نے کیا ہے اُسے کر کے دکھا دو

"یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر تم اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ نہ ہو اور رجوع نہ کرو تو اس سے اس کی ذات میں کوئی نقص پیدا نہیں ہو سکتا اور وہ تمہاری کچھ بھی پرواہ نہیں رکھتا۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ۔ یعنی ان کو کہہ دو کہ میرا رب تمہاری پرواہ کیا رکھتا ہے اگر تم سچے دل سے اس کی عبادت نہ کرو۔ جیسا کہ وہ رحیم و کریم ہے ویسا ہی وہ غنی بے نیاز بھی ہے ......

یاد رکھو اور خوب یاد رکھو۔ صرف اتنی ہی بات کہ ہم نے مان لیا ہے کافی نہیں ہے۔ خدا تعالےٰ مجرد اقرار نہیں چاہتا۔ وہ چاہتا ہے کہ جو اقرار تم نے کیا ہے اسے کر کے دکھا دو ......

اللہ تعالےٰ ہرگز ہرگز ظلام نہیں ہے۔ وہ اپنے سچے بندوں کو محفوظ رکھتا ہے اور ان میں اور ان کے غیروں میں فرق رکھ دیتا ہے۔ مجھے ان لوگوں پر بہت ہی تعجب آتا ہے کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے بیعت کی ہوئی تھی ہم پر یہ مصیبت کیوں آئی؟ وہ نادان نہیں جانتے کہ خدا تعالےٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا۔ نری بیعت اور زبانی اقرار کیا بنا سکتا ہے؟ جب تک دل صاف نہ ہو اور اللہ تعالےٰ سے سچا پیوند قائم نہ ہو۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالےٰ نے نوح علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا کہ میں تیرے اہل کو بچا لوں گا۔ لیکن جب ان کا بیٹا ہلاک ہونے لگا تو نوح علیہ السلام نے دعا کی اور اس امر کو پیش کیا۔ خدا تعالےٰ نے اس کا کیا جواب دیا؟ یہی کہ تو جاہل مت بن وہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے اعمال صالح نہیں ہیں۔ گویا وہ چھپا ہوا مرتد تھا۔ پھر جب انہیں اپنے ایسے بیٹے کے لئے دعا کرنے پر یہ جواب ملا تو اور کون ہو سکتا ہے جو خدا تعالےٰ سے تو سچا تعلق پیدا نہیں کرتا اور اپنے اعمال اور حال میں اصلاح نہیں کرتا اور چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ وہ معاملہ ہو جو اس کے مخلص اور وفادار بندوں سے ہوتا ہے۔ یہ سخت نادانی اور غلطی ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد نہم صفحہ ۱۱۳ تا ۱۱۵)

اخبار احمدیہ

—ربوہ ۱۵ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کھانسی میں تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ لیکن ضعف کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

—ربوہ ۱۵ مارچ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کل بخار نہیں ہوا۔ آج صبح بھی ٹمپریچر نارمل ہے۔ لیکن خون کے معائنہ سے پتہ چلا ہے کہ انفیکشن بدستور ہے اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

—ربوہ ۱۵ مارچ۔ حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کراچی میں قریباً دس یوم قیام فرمانے کے بعد مورخہ ۱۴ مارچ کی صبح کو بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئی ہیں۔ آپ مورخہ ۱۲ مارچ کو کراچی سے بذریعہ ٹرین روانہ ہو کر ۱۳ مارچ کی شام کو لاہور پہنچی تھیں۔ وہاں سے بذریعہ موٹر کار آپ ۱۴ مارچ کی صبح کو ربوہ تشریف لائیں۔

علمی تقاریر کا آئندہ اجلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ علمی تقاریر کا آئندہ اجلاس مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۶۷ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا انشاء اللہ۔ اس اجلاس میں مندرجہ ذیل احباب تقاریر فرمائیں گے۔

(۱) محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائی کورٹ لاہور — "پیشگوئی دربارہ زار روس"

(۲) محترم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی سابق مبلغ گیمبیا — "پیشگوئی دربارہ پنڈت دیانند جی"

(۳) محترم سید مسعود احمد صاحب ایم۔ اے سابق مبلغ ڈنمارک — "پیشگوئی دربارہ پنڈت لیکھرام"

اس اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بھی رونق افروز ہوں گے۔ احباب کو چاہیئے کہ کثرت سے شمولیت فرما کر استفادہ کریں۔

(ابو العطاء جالندھری)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۶۷ء

کن لوگوں کا دین اسلام ہے؟

ہفت روزہ ایشیا لاہور جو مودودی صاحب کا ترجمان ہے کی اشاعت ۱۲-۳-۶۷ میں ایک مکتوب "لنڈن کی پہلی مسجد" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ اس میں اسلامی جماعت کے مکتوب نگار رقمطراز ہیں:

"مضمون نگار نے بڑی چالاکی کے ساتھ قادیانیوں کو جابجا احمدی مسلمان لکھا ہے تاکہ مضمون پڑھنے والا لاشعوری طور پر قادیانیوں کو بھی مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ سمجھ لے۔ لیکن اب خداوند کریم کے فضل سے کسی مسلمان کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ قادیانی دین بھی عیسائیت یہودیت۔ ہندومت اور بدھ دھرم کی طرح اسلام سے الگ ایک مستقل دین ہے۔ مسلمان اور قادیانی دو الگ الگ قومیں ہیں۔

امید ہے آپ یہ وضاحت اپنے موقر رسالے میں شائع کریں گے والسلام
اکرام قرنی لاہور"

(ایشیا لاہور ۱۲ مارچ ۱۹۶۷ء صفحہ ۱۳)

مکتوب نگار نے اس بات کو کہ مضمون نگار نے احمدی مسلمانوں کو احمدی مسلمان لکھا ہے "بڑی چالاکی" بیان کیا ہے۔ خدا جانے اگر احمدی مسلمانوں کو احمدی مسلمان کہا جائے تو اس میں کونسی چالاکی ہے۔ مکتوب نگار فرماتے ہیں کہ احمدی مسلمان جن کو آپ "قادیانی" کہتے ہیں عیسائیت۔ یہودیت۔ ہندومت اور بدھ دھرم کی طرح اسلام سے الگ ایک مستقل دین رکھتے ہیں۔ افسوس ہے کہ مکتوب نگار نے وضاحت نہیں فرمائی کہ احمدیت کس طرح اسلام سے الگ دین ہے۔ کیا احمدی اس قرآن کریم کو جو اسلام کا قرآن ہے اپنا قرآن کریم اور اسی سنت کو اسلام کی سنت ہے اپنی سنت قرار نہیں دیتے؟ کیا احمدی کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے منکر ہیں؟ کیا احمدی اسلام کے پنجگانہ ارکان۔ نماز۔ روزہ حج۔ زکوٰۃ۔ اور کلمہ طیبہ کے منکر ہیں۔ یا آپ سے بھی زیادہ احتیاط سے ان کی پابندی نہیں کرتے؟ کیا احمدی مسلمان اس لئے اسلام سے الگ ہیں کہ وہ قرآن کریم کی اشاعت کرتے ہیں۔ اور خود بھی اس کے احکام کی زیادہ سے زیادہ پابندی کرتے ہیں۔ کیا احمدی مسلمان اس لئے اسلام سے الگ ہیں کہ وہ کفر گڑھوں میں مساجد تعمیر کرتے ہیں؟ اور پنج وقتہ ان مساجد سے وہی اذان بلند کرتے ہیں۔ جو کعبۃ اللہ سے۔ مسجد نبوی سے اور لاہور کی شاہی مسجد اور اہلحدیث کی مسجدوں۔ حنفیوں کی مسجدوں اور تمام دوسرے اسلامی فرقوں کی مسجدوں سے بلند ہوتی ہے۔ الغرض کوئی بڑے سے بڑا یا چھوٹے سے چھوٹا ایسا عمل پیش کرو جو اسلامی ہو اور احمدی اس کو آپ سے زیادہ جوش و خروش زیادہ خلوص زیادہ انہماک سے بجا نہ لاتے ہوں۔ کیا احمدی مسلمان اس لئے اسلام سے الگ ہیں۔ کہ ان میں سے زیادہ تعداد باقاعدہ تہجد خواں ہے۔ کیا وہ اس لئے اسلام سے الگ ہیں کہ وہ اسلام کی اشاعت کے لئے اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر اپنے مالوں کی قربانی پیش کرتے ہیں۔ آخر کوئی اسلامی عمل تو پیش کرو۔ جس کو وہ بجا نہیں لاتے؟ کہ احمدیت کو اسلام سے الگ دین قرار دیا جاسکے۔ البتہ آپ لوگوں سے ان میں ایک بات ضرور الگ ہے اور وہی بات ہے جو ان کو آپ لوگوں سے زیادہ سے زیادہ مسلمان بنانے والی ہے۔ جس نے ان میں اسلامی جوش پیدا کر دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ جس امام کا انتظار کر رہے ہیں۔ احمدیوں نے اس کو سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی ذات میں شناخت کر لیا ہے۔ جس نے ان کے کارواں کو پھر منزل اسلام پر جادہ پیما کر دیا ہے۔

پھر کیا مسلمان وہ لوگ ہیں جن کی نسبت مودودی صاحب فرماتے ہیں:- "

"ایک قوم کے تمام افراد کو محض اس وجہ سے کہ وہ نسلاً مسلمان ہیں حقیقی معنی میں مسلمان فرض کر لینا اور یہ امید رکھنا کہ ان کے اجتماع سے جو کام بھی ہوگا اسلامی اصول ہی پر ہوگا پہلی اور بنیادی غلطی ہے۔ یہ انبوہ عظیم جس کو مسلمان قوم کہا جاتا ہے۔ اس کا حال یہ ہے کہ اس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں۔ نہ حق و باطل کی تمیز سے آشنا ہیں نہ ان کا اخلاقی نقطہ نظر اور ذہنی رویہ اسلام کے مطابق تبدیل ہوا ہے۔ باپ سے بیٹے اور بیٹے سے پوتے کو بس مسلمان کا نام ملتا چلا آرہا ہے۔ اس لئے یہ مسلمان ہیں۔ نہ انہوں نے حق کو حق جان کر اسے قبول کیا ہے۔ نہ باطل کو باطل جان کر اسے ترک کیا ہے۔ ان کی کثرت رائے کے ہاتھ میں باگیں دے کر اگر کوئی شخص یہ امید رکھتا ہے کہ گاڑی اسلام کے راستے پر چلے گی تو اس کی خوش فہمی قابل داد ہے۔"

(سیاسی کشمکش (۳) صفحہ ۱۰۷)

بقول مودودی صاحب ہزار میں سے ۹۹۹ ایسے ہیں جو صرف نام کے مسلمان ہیں۔ اس لئے ان کا دین ہرگز اسلام نہیں ہے۔ مودودی صاحب کی اس تعریف کو سامنے رکھ کر احمدیوں کا جائزہ لو۔ تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ ہزار میں سے جو ایک باقی ہیں اور جو اسلام کا علم رکھتے ہیں۔ حق و باطل کی تمیز سے آشنا ہیں۔ جن کا اخلاقی نقطہ نظر اور ذہنی رویہ اسلام کے مطابق ہے۔ جنہوں نے حق کو حق جان کر اسے قبول کیا ہے۔ اور باطل کو باطل جان کر اسے ترک کیا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت احمدی اور صرف احمدی ہیں۔ الغرض مودودی صاحب کے معیار پر ہی پرکھ کر دیکھو کہ کس کا دین اسلام ہے آیا احمدیوں کا یا ان کا جن کا دین آپ مودودی صاحب کے برخلاف اسلام سمجھتے ہیں ؎

خوب کھل جائے گا لوگوں پر کہ دیں کس کا ہے دیں
پاک کر دینے کا تیرتھ کعبہ ہے یا ہردوار

حدیث النبیؐ

قربانی کی کھالوں کا صحیح مصرف

(۱) عن علی رضی اللہ عنہ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتصدق بجلال البدن التی نحرت بجلودھا

ترجمہ:۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ جو بدنے قربانی کئے گئے ہیں۔ ان کی جھولوں اور کھالوں کو خیرات کر دوں۔

(۲) عن علی رضی اللہ عنہ قال امرنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی البدن ولا اعطی علیھا شیئاً فی جزارتھا

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا کہ میں بدنوں کے پاس کھڑا ہوں اور ان کی بنوائی کی اجرت میں (قصاب کو) کچھ (گوشت وغیرہ) نہ دوں۔

(بخاری باب وجوب الحج وفضلہ)

احمدیت پر اعتراضات کے جوابات

تقریر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ۔ بر موقع جلسہ سالانہ

(۵)

(۱۲) مولانا حسین احمد صاحب مدنی لکھتے ہیں :۔

" اگر کسی ملک میں اقتدار اعلیٰ کسی غیر مسلم جماعت کے ہاتھوں میں ہو لیکن مسلمان بھی بہر حال اس اقتدار میں شریک ہوں اور اُن کے لئے مذہبی اور دینی شعائر کا احترام کیا جاتا ہو تو وہ ملک حضرت شاہ صاحب (شاہ عبد العزیز) کے نزدیک بلاشبہ دار الاسلام ہو گا اور از روئے شرع مسلمانوں کا فرض ہو گا کہ وہ اس ملک کو اپنا ملک سمجھ کر اس کے لئے ہر نوع کی خیر خواہی اور خیر اندیشی کا معاملہ کریں۔"

(نقشِ حیات جلد دوم صلا)

(۱۳) مولانا شبلی نعمانی لکھتے ہیں :۔

" رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہدِ زریں سے لے کر آج تک مسلمانوں کا ہمیشہ یہی شعار رہا کہ وہ جس حکومت کے زیر سایہ رہے اس کے وفادار اور اطاعت گزار رہے یہ صرف ان کا طرز عمل نہ تھا ان کے مذہب کی تعلیم تھی جو قرآن مجید حدیث ۔ فقہ سب میں کنایۃً اور صراحتًا مذکور ہے۔"

(مقالاتِ شبلی جلد اوّل صلا۱)

(۱۴) شمس العلماء مولانا نذیر احمد دہلوی نے ۵ ار اکتوبر ۱۸۸۸ء کو ٹاؤن ہال دہلی میں لیکچر دیتے ہوئے کہا :۔

" ہندوؤں کی عملداری میں مسلمانوں پر طرح طرح کی سختیاں رہیں اور مسلمانوں کی حکومت میں بعض ظالم بادشاہوں نے ہندوؤں کو ستایا۔ الغرض یہ بات خدا تعالیٰ کی طرف سے فیصل شدہ ہے کہ سارے ہندوستان کی عافیت اس میں ہے کہ کوئی اجنبی حاکم اس پر مسلط رہے جو نہ ہندو ہو نہ مسلمان ہی ہو۔ کوئی سلاطین یورپ میں سے ہو مگر خدا کی بے انتہاء مہربانی اس کی مقتضی ہوئی کہ انگریز بادشاہ ہوئے (چیئرز) انہوں نے سوا سو برس حکومت کر کے اپنی قومی ہمہ دانی ۔ مغزی ۔ جفاکشی ۔ لیاقت ۔ انصاف ۔ رعایا پروری اور بہادری کو آشکارا طور پر ثابت کر دیا جیسے روز روشن میں آفتاب ۔ تو کیا اب بھی کسی منصف مزاج ۔ دانشمند ملکی خیر خواہ کے دل میں یہ وسوسہ گزر سکتا ہے کہ خدا نخواستہ سلطنت بدل جائے ۔ سب بولو ۔ نہیں ! نہیں ! نہیں ! (چیئرز) ۔۔۔۔ لیکن مُنہ سے کہنا کافی نہیں ، کردار سے گفتار سے ثابت کرو کہ تم تبدل سلطنت نہیں چاہتے ۔

(مولانا حافظ نذیر احمد دہلوی کے لیکچروں کا مجموعہ ص۲۳۔۵ ، ۱۸۹۰ء)

اور فرماتے ہیں :۔

" کیا گورنمنٹ جابر اور سخت گیر ہے ۔ توبہ ۔ توبہ ۔ ماں باپ سے بڑھ کر شفیق۔"

(ص۲۶۔۲۷ لیکچروں کا مجموعہ)

(۱۵) اسی پر بس نہیں آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خان صاحب جو مسلمانانِ ہند کے ایک مسلمہ لیڈر تھے انہوں نے بھی انگریز حکومت کی تعریف کرتے ہوئے لکھا :۔

" اے خدا تیرے ہی القاء سے ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا دام سلطنتہا نے یہ رحم اشتہار معافی کا جاری کیا ۔ ہم دل سے اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اپنی جان سے ملکہ کو دعا دیتے ہیں الٰہی تو ہماری اس دعا کو قبول کر ۔ آمین ۔ الٰہی ہماری ملکہ وکٹوریہ ہو اور جہان ہو۔"

(مجموعہ لیکچر ڈاکٹر سر سید احمد خانصاحب دسمبر ۱۸۹۱ء ص۱۳)

پھر سر سید مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں :۔

" اے مسلم نوجوانو کہ ہمارا دین بالکل سچائی اور بالکل نیکی ہے ہمدردی اور محسن کی احسان مندی اور عام خلائق کی خیر خواہی ٹھیٹ رکن اسلام کا ہے جس طرح ہم کو اپنے خدائے پاک کا شکر کرنا ہے اسی طرح ہم کو اس انسان کا بھی شکر کرنا ہے جس کا احسان ہم پر ہے ۔ بادشاہِ عادل کا احسان اپنی رعیت پر جس قدر ہوتا ہے کسی انسان کا کسی انسان کا نہیں ہو سکتا ۔۔۔ پس بادشاہِ عادل کا کسی رعیت پر مستولی ہونا درحقیقت خدا تعالیٰ کا اپنے بندوں پر رحمت ہے اور بلاشبہ تمام رعیت اس عادل بادشاہ کی احسان مند ہے ۔ پس ہم رعایائے ہندوستان جو ملکۂ معظمہ وکٹوریہ دام سلطنتہا ۔ ملکۂ ہند و انگلینڈ کی رعیت ہیں اور جو ہم پر عدل و انصاف بغیر قومی و مذہبی طرفداری کے حکومت کرتی ہے سرتاپا احسان مند ہیں اور ہم کو یہ ہمارے پاک اور روشن مذہب کی تعلیم ہے ہم کو اِس احسان مندی کا ماننا اور شکر بجالانا واجب ہے ۔

(مجموعہ لیکچر سر سید ص۱۵)

مسلمانوں کے اتنے معزز مقتدر اور مسلّمہ لیڈروں اور مختلف فرقوں کے مذہبی رہنماؤں کے جو بیانات اس وقت آپ نے سُنے ہیں ان میں انگریزی گورنمنٹ کی انتہائی رنگ میں تعریف کی گئی ہے اور مسلمان بادشاہوں اور مسلم ممالک کی حکومتوں سے مقابلہ کر کے انگریزی حکومت کی تعریف کے ساتھ برتری بھی بتائی گئی ہے ۔ حضرت مرزا صاحب بانیٔ سلسلہ احمدیہ پر پھر اعتراض کیسا ؟ جو اس وقت کے حالات اور وقت کے تقاضا کے مطابق دوسرے مسلمان رہنماؤں نے کیا وہی آپ نے کیا ۔ اور اس سے بڑھ کر نہ کچھ کہا اور نہ لکھا ۔ ان تمام بیانات سے ثابت ہے کہ انگریزی حکومت کی تعریف اور اس کے ساتھ وفاداری کا اظہار اور تعاون دراصل ایک اصول کے ماتحت تھی اور وہ یہ کہ

۱ ۔ انگریزی حکومت نے پنجاب کے مسلمانوں کو سکھ حکومت کی جبر و تعدّی اور ظلم و ستم سے نجات دلائی ۔

۲ ۔ اس نے ملک میں امن و امان قائم کیا ۔

۳ ۔ اس نے ملک میں ضمیر کی آزادی اور مذہبی رواداری قائم کی ۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تصریحات

۴ ۔ انگریزی حکومت کے ساتھ وفاداری اس اصول کے ماتحت تھی کہ ہر حکومت کے ساتھ تعاون ہونا چاہیئے ۔ یہی انبیاء کرام علیہم السلام کا طریق رہا ہے ورنہ دنیا کا امن اُٹھ جائے ۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی طریق کی پابندی کی ۔ آپ کا حکومتِ برطانیہ کے ساتھ کوئی خاص رشتہ نہیں تھا اس کے ساتھ تعاون ایک عام اصول کی بناء پر تھا نہ کہ کسی خوشامد یا صلہ کی خواہش اور غلامانہ ذہنیت کی بناء پر ۔ مخالفینِ احمدیت کے اس الزام کا جواب خود بانیٔ احمدیت نے دیا ہے ۔ آپ فرماتے ہیں :۔

" میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا جیسا کہ نادان لوگ خیال کرتے ہیں نہ اس سے کوئی صلہ چاہتا ہوں بلکہ میں ایمان اور انصاف کی رُو سے اپنا فرض دیکھتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کی شکر گزاری کروں ۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۱۰ ص۱۲۳)

پھر آپ غیر مسلموں کے اسلام پر اعتراضات کے جوابات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

" اس وقت جو ہم پر قلم کی تلوار چلائی جاتی ہے اور اعتراضوں کے تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے ہمارا فرض ہے کہ اپنی قوتوں کو بے کار نہ کریں اور خدا کے پاک دین اور اس کے برگزیدہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اثبات کے لئے اپنے قلموں کے نیزوں کو تیز کریں ۔ خصوصًا ایسی حالت میں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑھ کر ہم کو یہ موقع دیا کہ اس نے سلطنتِ انگریزی میں ہم کو پیدا کیا ۔ محسن کے احسان کی شکر گزاری کے اصول سے ناواقف جاہل ہمارے اس قسم کے بیانات اور تحریروں کو خوشامد کہتے ہیں ۔ مگر ہمارا خدا بہتر جانتا ہے کہ ہم دنیا میں کسی انسان کی خوشامد کر سکتے ہی نہیں ۔ یہ قوت ہم میں نہیں ہے ہاں احسان کی قدر کرنا ہماری سرشت میں ہے اور محسن کشی اور غداری کا ناپاک مادہ اس نے اپنے فضل سے ہم میں نہیں رکھا ۔ ہم گورنمنٹ انگلشیہ کے احسانات کی قدر کرتے ہیں اور اس کو خدا کا فضل سمجھتے ہیں کہ اس نے ایک عادل گورنمنٹ کو سکھوں کے پُرجفا زمانہ سے نجات دلانے کے لئے ہم پر حکومت کرنے کو کئی ہزار کوس سے بھیج دیا اگر اس سلطنت کا وجود نہ ہوتا تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم اس قسم کے اعتراضوں کی بابت ذرا بھی سوچ نہ سکتے چہ جائیکہ ہم ان کا جواب دے سکتے ۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ ص۲۲۳)

اور فرماتے ہیں :۔

" بعض نادان مجھ پر اعتراض

کرتے ہیں جیسا کہ صاحب المنار نے بھی کیا ہے کہ یہ شخص انگریزوں کے ملک میں رہتا ہے اس لئے جہاد کی منی لغت کرتا ہے۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ اگر میں جھوٹ سے اس گورنمنٹ کو خوش کرنا چاہتا تو میں بار بار کیوں کہتا کہ عیسیٰ بن مریم صلیب سے نجات پاکر اپنی موتِ طبعی سے بمقام سرینگر کشمیر مر گیا ہے اور نہ وہ خدا تھا اور نہ خدا کا بیٹا۔ کیا انگریز مذہبی جوش والے میرے اس فقرہ سے مجھ سے بیزار نہیں ہوں گے۔"

"پس سنو اے نادانو! میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دینِ اسلام اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلوار چلاتی ہے۔ قرآن شریف کی رو سے جنگ کرنا حرام ہے کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ صہ ۲۲۳)

غیر مسلم حکومتوں کی اطاعت اور انبیاء علیہم السلام

اگر یہ کہا جائے کہ چونکہ انگریز غیر مسلم تھے اور آپؑ مامور من اللہ تھے اِس لئے آپؑ کو غیر مسلم حکومت کی تعریف نہیں کرنی چاہیئے تھی اور نہ ہی وفاداری کا رویہ اختیار کرنا چاہیئے تھا تو یہ بھی ایک بے بنیاد اور غلط وسوسہ ہے انبیاءؑ کی تاریخ اور حالات سے واقف انسان اس قسم کی بات کہہ ہی نہیں سکتا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جن کے حضرت بانیٔ احمدیت مثیل ہونے کے مدعی تھے۔ انھوں نے بھی اپنے زمانہ کی مشرک "رومن حکومت" کی اطاعت ہی کی تعلیم دی اور حضرت یوسف علیہ السلام نے تو فرعونِ مصر کے ماتحت ایک معزز عہدہ پر ملازمت بھی کی۔ آپؑ بادشاہِ وقت کے قانون کی پابندی ضروری سمجھتے تھے۔ خدا تعالےٰ نے بھی ان کے اس فعل کی ان الفاظ میں تائید کی ہے

کذٰلک کدنا لیوسف
ماکان لیاخذ اخاہ فی
دین الملک۔

(سورۃ یوسف آیت ۷۷)

کہ وہ اپنے بھائی کو بادشاہ کے قانون کے ماتحت روک نہیں سکتے تھے اس لئے خدا تعالیٰ نے اُن کے بھائی کے مصر میں رک جانے کے لئے خود ایک تدبیر کر دی اور جب حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو خدا تعالےٰ نے فرعونِ مصر کے پاس تبلیغ کے لئے بھیجا تو یہ ہدایت فرمائی

قولا لہٗ قولاً لیّناً

خود حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نوشیروانِ عادل کے عہدِ سلطنت میں ہونے کا ذکر مدح اور فخر کے رنگ میں بیان کیا حالانکہ وہ مسلمان نہ تھا اور نجاشی بادشاہ حبشہ جو عیسائی حکومت کا سربراہ تھا کی تعریف و توصیف فرمائی اور اُسے عادل و منصف قرار دیتے ہوئے صحابہؓ کو حبشہ کی طرف ہجرت کر جانے کا ارشاد فرمایا۔ اور جب صحابہؓ حبشہ میں پہنچے تو نجاشی نے اُن کو پناہ دی اور ان سے شریفانہ برتاؤ کیا ان کو مذہبی آزادی سے نوازا۔ صحابہؓ کے دل پر اس احسان کا اس قدر گہرا اثر تھا کہ روایات میں آتا ہے کہ ایک دفعہ نجاشی کے دشمنوں نے اس کی حکومت کے خلاف سازباز کی تو صحابہؓ نے نجاشی کے غالب آنے اور اس کے دشمن کے خائب و خاسر رہنے کے لئے دعائیں کیں بلکہ اپنی خدمات پیش کیں اور ہر طرح وفاداری کے ساتھ اُس کے ساتھ تعاون کا یقین دلایا۔

مسند احمد بن حنبل جلد ۱ صہ ۲۰۳ میں لکھا ہے:-

"قالت ام سلمۃ ودعونا
اللہ للنجاشی بالظھور
علی عدوّہٖ والتمکین
فی بلادہٖ۔"

ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ ہم نے اللہ تعالےٰ کے حضور نجاشی کے اپنے دشمن پر غالب آنے اور اپنے ملک میں طاقت حاصل کرنے کے لئے دعائیں کیں۔

اور تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے:-

عن عامر بن عبد اللہ
بن الزبیر عن ابیہ
قال نزل بالنجاشی عدوٌّ
عن ارضھم فجاءہ
المھاجرون فقالوا انّا
نحبّ ان نخرج الیھم
حتّٰی نقاتل معک وتری
جراتنا ونجزیک بما
صنعت بنا۔"

(تفسیر ابن کثیر بحاشیہ فتح البیان جلد ۲ صہ ۳۴۳)

صحابہؓ نے مکہ والوں کے ظلموں سے تنگ آکر حبشہ کے بادشاہ کے پاس جا کر پناہ لی اور امن وامان کی زندگی بسر کرتے پر نجاشی عیسائی بادشاہ کی شکر گزار رعیت بنے اور وقت آنے پر نیک سلوک اور احسان کا بدلہ احسان سے دینے کے لئے نجاشی کے دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ لیکن آج تک کسی شریف النفس مسلمان لیڈر یا عالم نے یہ اعتراض نہیں کیا کہ غیر مسلم عیسائی حکومت کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیوں تعریف کی یا آپ کے صحابہؓ نے کیوں وفاداری کے ساتھ اس کے ساتھ تعاون کیا اور اس کی حکومت کو جب خطرہ لاحق ہوا تو اس کی امداد پر کیوں کمربستہ ہو گئے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی یہی تعلیم ہے جسے صحابہؓ نے اپنایا اور یہی تعلیم ہے جسے حضرت مرزا صاحبؑ اور آپؑ کے زمانہ کے مسلم رہنماؤں نے اختیار کیا اور سکھوں کے مظالم سے تنگ آکر انگریزی حکومت میں جب مسلمانوں کو پناہ ملی اور آرام و آسائش نصیب ہوئی اور مذہبی عبادات اور عقائد کو اختیار کرنے کی آزادی حاصل ہوئی تو حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دوسرے مسلم رہنماؤں نے اسے اللہ تعالےٰ کا احسان سمجھتے ہوئے حکومت کے ساتھ وفاداری کا رویہ اختیار کیا اور ان کے عدل و انصاف اور دیگر خصوصیات کی بناء پر جو ملک میں امن و سلامتی اور مذہبی آزادی کے قیام کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں اُن کی تعریف و توصیف کی۔

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔

(باقی)

دعوتِ فیصلہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء کو جلسہ سالانہ میں تقریر فرماتے ہوئے مذاہبِ عالم کے نام اسلام کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج دوہرائے۔ اس تقریر کا تاثر اور سماں اس نظم میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ظفر

اِک بندۂ حق مردِ خدا بول رہا تھا
کانوں میں فرشتوں کے بھی رس گھول رہا تھا

مومن تھے کہ بھرتے ہی چلے جاتے تھے دامن
عرفان کے موتی تھے کہ وہ رول رہا تھا

تھے کُفر کے سینہ میں کئی تیر ترازو
چیلنج کی شمشیر وہ جب تول رہا تھا

تھی ہمّتِ انکار نہ اب جرأتِ اقرار
سب کُھل گئے باقی نہ کوئی پول رہا تھا

تھے رُعبِ صداقت سے شیاطین بھی لرزاں
باطل کا جگر شق تھا تو دِل ڈول رہا تھا

تکبیر کے نعروں سے فضا گونج رہی تھی
تقریر نہ تھی شیرِ خدا بول رہا تھا

لینے کے لئے کوئی نہ کرتا تھا جسارت
مہدی کے خزانوں کے وہ مُنہ کھول رہا تھا

واں دولتِ کونین تھی۔ خالی مگر اس سے
دریوزہ گرِ کُفر کا کشکول رہا تھا

دِل دے کے لیا ہم نے صداقت کا خزینہ
وہ گوہرِ نایاب جو اَنمول رہا تھا

(راجہ نذیر احمد ظفر)

آہ میجر بشیر احمد صاحب مرحوم

(از مکرم سعادت احمد صاحب پراچہ ایم اے ایل ایل بی سرگودھا)

ویسے تو اس دنیائے فانی سے ہر بشر نے اپنے وقت معینہ پر کوچ کرنا ہے لیکن بعض وجودوں کا رختِ عدم غیر معمولی سانحہ بن جاتا ہے۔ میجر بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی اچانک وفات بحالتِ شباب بھی ہمارے لئے شدید رنج و غم اور درد و الم کا باعث بنی۔ آپ مورخہ ۹ فروری بروز جمعرات بوقت شام حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ہم سے اچانک رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وفات سے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ پیشتر آپ اپنے کاروباری امور سے فراغت کے بعد باہر سے نماز عصر ادا کرنے کے لئے گھر آئے۔ نماز کے معاً بعد آپ نے ریڑھ کی ہڈی کے اوپر کی طرف درد کی شکایت کی پھر وہی درد سینہ اور بائیں بازو میں سرایت کر گیا۔ شدتِ درد جب تشویشناک ہوئی تو فوراً قریبی ڈاکٹر سکواڈرن لیڈر احمد علی صاحب کو بلوایا گیا۔ ڈاکٹر صاحب کے آنے تک آپ مکمل ہوش میں تھے۔ لیکن پسینہ میں دربدستور بڑھتا جا رہا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے فوراً انجائنا وغیرہ کے انجکشن لگائے لیکن درد کی شدت بدستور قائم رہی یہاں تک کہ غشی کی حالت طاری ہو گئی۔ اسی اثناء میں دوسرے ڈاکٹر کو بھی بلوایا گیا۔ ادھر گھر میں ایک کہرام مچ گیا۔ تمام افراد خاندان اپنے مالک حقیقی کے آگے سجدہ ریز ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھی ٹیلیفون پر درخواست دعا کی گئی۔ اسی دوران میں مغرب کا وقت ہو گیا اور معمول کے مطابق میجر صاحب مرحوم کے بڑے فرزند منور احمد (عمر دس سال) نے اپنی معصوم سریلی آواز میں اذان دینی شروع کی۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کی آواز کے ساتھ ہی مرحوم نے بھی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہا اور کلمہ توحید پڑھا اور پھر نزع کی حالت طاری ہو گئی۔ ڈاکٹر احمد علی صاحب نے اپنی تگ و دو جاری رکھی مصنوعی سانس اور دل کی مالش شروع کر دی گئی۔ قریباً آدھ گھنٹہ بعد جب سول سرجن ڈاکٹر رب نواز صاحب ہارٹ سپیشلسٹ سے مریض کی حالت کے متعلق استفسار کیا گیا تو ان کے لبوں سے انا للہ وانا الیہ راجعون نکلا اور یوں ہمارے خاندان کا یہ عزیز ترین وجود یہ خوبرو نیک و پاک باز نوجوان ہم سب سے ہمیشہ کے لئے جدا کر دیا۔

مرحوم اپنی صفات و عادات کے لحاظ سے ہمارے تمام خاندان میں ایک منفرد حیثیت رکھتے تھے۔ ان کے اخلاق و کردار میں ایک خاص مومنانہ شان تھی۔ جہاں ان کے افکار و خیالات میں ایک درویشانہ سکون اور ٹھہراؤ تھا وہاں ایک مجاہدانہ ولولہ اور جوش و خروش بھی تھا۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ ستمبر میں جاتے وقت آپ یہ تہیہ کر کے گئے تھے کہ خدا کی راہ میں جام شہادت نوش کروں گا۔ مگر تقدیر ان سے خالد بن ولید والا سلوک کرنا چاہتی تھی۔ یہ غازی میدان جنگ میں تو شہید نہ ہوا۔ لیکن اپنی مومنانہ زندگی اور اچانک وفات کی وجہ سے اس کی بستر پر موت بھی شہادت کا رنگ رکھتی تھی۔

جوشِ شجاعت اور بلند حوصلگی کے علاوہ اُن کو حقوق العباد کا بھی خاص خیال رہتا تھا۔ ہر دم خلق خدا کی خدمت کو انہوں نے اپنا شعار بنائے رکھا۔ کیا ظاہری رنگ میں اور کیا پوشیدہ طور پر ہمیشہ غریب پروری ان کا شیوہ رہا۔ پھر بھی ہر وقت خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہتے۔ خشیت اللہ کا یہ عالم کہ ہر دم استغفار کا ورد کرتے رہتے تھے خاص طور پر اپنی زندگی کے آخری ایام میں تو ہر وقت توبہ استغفار میں مشغول رہتے غرضیکہ حقوق اللہ و حقوق العباد کی ادائیگی کے لحاظ سے ایک مثالی وجود تھے۔ اپنی وفات سے چند روز پیشتر آپ مسجد میں برائے نماز تشریف لے گئے۔ وہیں پر وضو کیا۔ وضو کرنے کے بعد بے دھیانی کی وجہ سے یہ خیال رہا کہ رسٹ واچ وضو سے پہلے اتار کر پاس رکھی تھی جو کہ وضو کرنے کے بعد غائب تھی۔ آپ کو خادم مسجد کے لڑکے پر شک گذرا۔ کیونکہ وہی آپ کے ساتھ ہی وضو کر رہا تھا اور قریب کوئی اور آدمی بھی نہ تھا۔ آپ کے دریافت کرنے پر اس لڑکے نے صریح انکار کیا مگر آپ کو یقین نہ آیا۔ اسی وقت لڑکے کو موٹر میں بٹھا کر جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا کے پاس لائے اور تمام روداد بیان کو ڈالی جناب امیر صاحب کی پوچھ گچھ پر بھی لڑکے نے گھڑی کے متعلق قطعی لاعلمی کا اظہار کیا آخر آپ نے تمام معاملہ خدا کے سپرد کیا اور لڑکے کو چھوڑ کر گھر واپس آ گئے۔ ادھر لڑکے کے والدین نے یہ خیال کیا کہ میجر صاحب ہمارے

بچے کو تھانے لے گئے ہیں اور مرزا صاحب کے پاس آئے۔ لیکن مرزا صاحب نے تسلی دی کہ آپ کے بچے کو تو میجر صاحب میرے پاس لائے تھے اور اب انہوں نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ آپ لوگ قطعاً فکر نہ کریں۔ ادھر میجر صاحب مرحوم جب گھر آئے تو انہیں باتھ روم میں اپنی کھوئی ہوئی گھڑی مل گئی۔ انہیں اپنی غلطی کا اچانک احساس ہوا۔ اسی وقت اپنی اہلیہ کو تمام ماجرا سنایا اور اپنے آپ کو سخت ملامت کی اور کہنے لگے کہ میں نے آج سخت ظلم کیا ہے۔ مجھ سے سخت غلطی ہو گئی۔ میں خدا تعالیٰ کے آگے بھی امیر صاحب کے آگے بھی، لڑکے اور لڑکے کے والدین اور اپنے ضمیر کے آگے بھی مجرم ہوں۔ اسی وقت اپنی پاک طینت اہلیہ کو موٹر میں ساتھ بٹھا کر جناب مرزا صاحب کے گھر گئے اور جاتے ہی معافی مانگنی شروع کر دی کہ میں نے ناحق ایک معصوم پر چوری کا الزام لگایا۔ مرزا صاحب قبلہ کو اپنے ساتھ چلنے کو کہا تا اس لڑکے کے غریب والدین جو کہ سخت شرمندہ و غم سے نڈھال تھے کے پاس جا کر معافی مانگیں مرزا صاحب ساتھ ہوئے اور مرحوم نے خادم مسجد کے گھر جا کر اپنی غلطی کا اعتراف کمال مومنانہ شان سے کیا اور کمال خاکساری و انکساری کا نمونہ پیش کرتے ہوئے مرزا صاحب سے رسٹ واچ کی قیمت کا اندازہ لگانے کو کہا تاکہ جو بھی قیمت وہ تجویز کریں لڑکے کے غریب والدین کو وہ رقم ادا کر دی جاوے۔ مرزا صاحب کے اصرار پر آپ نے اپنے بٹوے سے جتنی بھی رقم تھی اسی وقت دے دی اور بعد میں بھی ان غریبوں کا خاص خیال رکھا۔ اس واقعہ کو بعد میں مرحوم نمونتاً خدا تعالیٰ کے رزاق ہونے کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے تھے کہ دراصل یہ خدا تعالیٰ نے ان غریب لوگوں کی مدد کرنے کا ایک نرالا طریق نکالا۔

دورانِ ملازمت ان پر احمدیت کی تبلیغ کرنے کے الزام میں ایک کیس بنا۔ جب ان سے اس امر کے متعلق وضاحت طلب کی گئی کہ کیا آپ احمدی ہیں تو آپ نے جواباً یہ بیان کیا کہ ہاں میں احمدی ہوں مگر کاش کہ میں مکمل احمدی ہوتا" اس جواب سے مرحوم کی دلی گہرائیوں میں . . . احمدیت کے لئے محبت کی کیفیات کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ عین ممکن تھا کہ اس قسم کے بیان سے ان کی ملازمت جاتی رہتی لیکن انہوں نے اس کی ذرہ برابر پرواہ نہ کی۔

(باقی)

اعلان نکاح اور تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۴ ؍ ۲ بروز جمعۃ المبارک کو میری ہمشیرہ مبارکہ انجم بنت میر ظفر علی صاحب کا نکاح اور رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ گیارہ بجے صبح واقع مکان سیکرٹری اصلاح و ارشاد پر مکرم مولوی میاں غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد نے ہمراہ مکرم مشتاق احمد صاحب قیصر بٹ ابن مکرم عبدالغنی صاحب بٹ آف بدوملہی تحصیل نارووال ۱۰۰۰ روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اعلان نکاح کے معاً بعد میاں صاحب کی موجودگی ہی میں رخصتانہ کی تقریب عمل میں لائی گئی۔

مکرم میاں صاحب نے خود اندرون خانہ تشریف لا کر دلہن کو اپنی خاص دعاؤں اور نصیحتوں سے رخصت کیا۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین اللہم آمین۔ خاکسارہ فوزیہ میر بنت میر ظفر علی احمد صاحب کنفکشنز وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

جمعرات کو

خاکسار کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ نمبر ۵ ۲ کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور میں پریکٹس کرتا ہے اور ہفتہ کے باقی ایام ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ میں بعض احباب اور مریضوں کو اس پروگرام کا علم نہ ہونے کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے یہ اطلاع شائع کی جاتی ہے۔

خاکسار ہومیو میتھک ڈاکٹر
راجہ نذیر احمد ظفر ربوہ

نورکاجل کے سٹاکسٹ

* لاہور۔ شفا میڈیکو ہال
* کراچی۔ سٹور لجنہ احمدیہ ہال
* پشاور۔ ملک سعادت احمد ایجنٹ بازار
* راولپنڈی۔ احمدیہ کمرشل کالج کشمیر بازار

نورکاجل

خریدتے وقت ملتے جلتے ناموں میں فرق کر لیا کریں

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

دعائیہ فہرست جماعت احمدیہ بھکر

(مرسلہ عبدالحمید صاحب سیکرٹری مال)

۱	ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب بخاری	۱۱۰
۲	" " " از طرف اہلیہ صاحبہ	۲۳
۳	" " " از طرف پسرش بدر احمد صاحب	۲۳
۴	" " " از طرف دختر امۃ الوحید صاحبہ	۲۳
۵	" " " از طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی	۲۳
۶	لئیقہ بیگم صاحبہ	۱۳
۷	مکرم محمد نذیر صاحب	۱۰
۸	ملک غلام حسین صاحب کلو	۲۵

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

شکریہ احباب

میرے لڑکے عزیز عبد السمیع کی مکان سے گر کر وفات واقع ہونے کی خبر شائع ہونے پر میرے احمدی و غیر احمدی احباب نے بذریعہ خطوط ہمدردی اور تعزیت کا اظہار فرمایا ہے اور تا حال خطوط کا سلسلہ جاری ہے۔ فرداً فرداً تمام دوستوں کو جواب دینا مشکل ہے۔ لہذا خاکسار بذریعہ اخبار الفضل تمام دوستوں و بزرگان سلسلہ کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

قارئین دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ اور ہمیں اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین۔

(خاکسار عبدالرحمٰن بھٹی امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع میانوالی)

دعائے مغفرت

مکرم نذیر احمد صاحب کی والدہ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ نور محمد صاحب گذشتہ روز کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں۔ مرحومہ صحابیہ تھیں (وعدان کی عمر ۸۷ برس تھی۔ نماز جنازہ جمعہ کے روز قاضی محمد نذیر صاحب نے پڑھایا اور تدفین ابو المنیر نور الحق صاحب نے کرائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(لطف المنان لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ایک مخلص بھائی کیلئے درخواست دعا

۱ - تحریک جدید کے ایک مخلص مجاہد محمد موسیٰ صاحب محمد آباد اسٹیٹ بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی جملہ مشکلات و پریشانیاں دور فرمائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

۲ - میرا ساوتھ امتحان ختم ہو چکا ہے اور نتیجہ نکلنے والا ہے بزرگان جماعت سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (ناصر احمد جماعت جہادم گورنمنٹ پرائمری سکول فیکٹری ایریا ربوہ)

اطفال الاحمدیہ اور چندہ وقف جدید

گذشتہ سال کے چندہ وقف جدید کی وصولی کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ احمدی بچے حضور صاحب کے اس مطالبہ کو پورا نہیں کر پائے کہ بچے اس سال کے دوران وقف جدید میں پچاس ہزار روپیہ جمع کر دیں۔ جو کمی اب رہ گئی ہے۔ اس کی تلافی اب نئے سال میں ضروری ہے۔ اس سے میں جملہ عہدیداران مجلس اطفال الاحمدیہ سے اپیل کرتا ہوں کہ اب نئے سال کے دوران اس طرف پہلے سے زیادہ توجہ دیں۔ اور کوشش کریں تاکہ سارے اطفال چندہ وقف جدید میں شامل ہو جائیں۔ وعدے لکھنے کا کام ماہ مارچ کے دوران ختم ہو جانا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی بچوں کو وعدہ کے مطابق چندہ کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جائے۔ نیز ماہوار رپورٹ کارگذاری میں اپنی مساعی کو تفصیل سے لکھکر باقاعدگی سے بھجوایا کریں۔ جزاکم اللہ۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱ - ڈپٹی کنٹرولر بی اینڈ ٹی۔ لاہور کے دفتر میں ملازمت کے لئے بطور اپر ڈویژن کلرک تحریری امتحان اور انٹرویو ۲۷/۳ کو ۹ بجے صبح ہوگا۔

قابلیت۔ گریجوایٹ۔ درخواست معرفت ایمپلائمنٹ ایکسچینج امیدواران اپنا فوٹو اور تعلیمی سرٹیفکیٹس ہمراہ لائیں۔ (پ - ٹ ۱۲-۳-۶۷)

۲ - کویت اسٹیٹ میں سول سروس کمیشن برائے انتخاب و ٹریننگ کی طرف سے اعلان ہے کہ وزارت بجلی و پانی اسٹیٹ کویت کے لئے ٹیکنیکل اسسٹنٹ اور پریسین انسٹرومنٹ انجینئر درکار ہیں۔

۱ - پریسین انسٹرومنٹ انجینئر کے لئے قابلیت بی۔ ایس سی۔ الیکٹریکل یا مکینیکل انجینئر پانچ سالہ تجربہ کا سرٹیفکیٹ۔

۲ - ٹیکنیکل اسسٹنٹ (A) قابلیت منظور شدہ سیکنڈری ٹیکنیکل سکول کا ڈپلومہ۔ دس سالہ تجربہ

۳ - تھرمل کنٹرول روم ٹیکنیکل اسسٹنٹ۔ B ایضاً ایضاً

۴ - ٹیکنیکل اسسٹنٹ مکینک " "

۵ - تھرمل کنٹرول روم ٹیکنیکل اسسٹنٹ C " پانچسالہ تجربہ

۶ - ایضاً (D اور C) " دوسالہ "

درخواست بنام سلیکشن ڈویژن سول سروس کمیشن پی۔ او۔ بکس ۷۷۱۰ کویت اسٹیٹ مقام امتحان اور انٹرویو کی تاریخ سے بعد میں اطلاع دی جائے گی۔ ذیل کے کاغذات وغیرہ ہمراہ درخواست ارسال کریں۔ تعلیمی قابلیت کے سرٹیفکیٹ۔ تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹ دو فوٹو۔ ۶×۴ درخواست کے کوائف حسب ذیل ہوں گے۔

۱ - پورا نام ۲ - مقام پیدائش مع تاریخ پیدائش ۳ - قومیت ۴ - کس ملازمت کے لئے درخواست ہے ۵ - تعلیمی کورس کب مکمل کیا۔ کس تاریخ سے کس تاریخ تک عملی تجربہ حاصل کیا ۷ - عرصہ و مقام تجربہ ۸ - درخواست کنندہ کا مکمل پتہ۔

درخواست وصولی کی آخری تاریخ ۳۰-۳-۶۷ (پ - ٹ ۱۲-۳-۶۷)

۳ - چٹاگانگ میرین اکاڈمی میں داخلہ برائے ۱۹۶۷ء

داخلہ کے لئے امتحان (ناٹیکل اینڈ انجینئرنگ کیڈٹ) جولائی ۱۹۶۷ء میں ہوگا۔ مقام امتحان - کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ ملتان۔ پشاور۔ ڈھاکہ۔ راجشاہی۔ کھلنا۔ چٹاگانگ۔

قابلیت - ایف۔ ایس سی (ریاضی فزکس) اس سال امتحان میں شامل ہونے والے درخواست دے سکتے ہیں۔ شرائط: غیر شادی شدہ۔ قابلیت کی بنا پر وظیفہ ۷۵ سے ۱۵۰ تک آخری تاریخ ۳۰/۴ (پ - ٹ ۱۲/۳)

۴ - سٹینوگرافر اور سٹینو ٹائپسٹ (انگریزی) کی اسامیوں کے لئے برائے نیشنل اسمبلی و محکمہ جات سیکرٹریٹ۔ امتحان مقابلہ جولائی ۱۹۶۷ء میں ہوگا۔ امیدواران ایک یا دونوں اسامیوں کے لئے درخواست دے سکتے ہیں مقام امتحان۔ کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی ڈھاکہ نیز اگر امیدواران زیادہ ہوئے تو پھر اسلام آباد۔ پشاور۔ سکھر۔ کوئٹہ۔ چٹاگانگ۔ سلہٹ۔ راجشاہی کھلنا میں بھی۔ مجوزہ فارم درخواست اپنے پتہ کا لفافہ جس پر ۳۰ پیسے کے ٹکٹ لگے ہوں بھیجکر یا دستی دفتر سنٹرل پبلک سروس کمیشن بلاک ۱۰-۱۳ سنٹرل سیکرٹریٹ کراچی سے یا دفتر چیف ایڈمنسٹریٹو افسر منسٹری آف ڈیفنس راولپنڈی یا اسسٹنٹ ڈائریکٹر سنٹرل پبلک سروس کمیشن لاہور برانچ ۳۰ سانڈرس روڈ لاہور۔ ڈھاکہ برانچ ۵۰۱ روڈ ٹو دھنمنڈی ڈھاکہ سے حاصل کریں۔ درخواست بنام سیکرٹری سنٹرل پبلک سروس کمیشن کراچی ۱۳/۴ تک (پ۔ ٹ ۱۲-۳-۶۷) (ناظر تعلیم)

ضروری اعلان

لاہور میں ایک فرم کو دو ٹائپ مشین کے کاریگروں کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ دوسو روپے ماہوار ہوگی۔ خواہشمند احباب مکرم منور جاوید صاحب مکان ۱۲ گلی نمبر ۱۲ گنج مغلپورہ لاہور سے رابطہ قائم کریں۔ (مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تربیتی مضامین لکھنے کی تحریک

مجالس خدام الاحمدیہ نے تا حال خدام کو تربیتی مضامین لکھنے کی طرف بہت کم توجہ دلائی ہے۔ قائدین مجالس خدام کو تحریک فرمائیں اور تربیتی مضامین لکھوا کر الفضل اور ماہنامہ خالد کو بھجوائیں۔ لئیق احمد طاہر

مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی حیثیت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر بذریعہ تحریر مطلع فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۶۴۳ :

میں صادقہ بیگم زوجہ ڈاکٹر رشید انور احمد صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ڈاک خانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں

(۱) حق مہر مبلغ تین ہزار روپے جو بذمہ خاوند ہے۔

۲۔ میرا زیور حسب ذیل ہے۔

(۱) طلائی ہار وزنی ۲ تولہ قیمتی -/۲۵۰ روپے

(۲) کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ -/۱۲۵ روپے

(۳) انگوٹھیاں دو عدد ایک تولہ -/۱۲۵ روپے

کل مالیت ــــــ ۵۰۰ روپے۔

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جاوے۔ (شرط اول ۱۰۰)

الامۃ :- صادقہ بیگم۔

گواہ شد :- شیخ رشید انور احمد۔ خاوند موصیہ

گواہ شد :- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مسل نمبر ۱۸۶۴۴ :-

میں شمیم اختر زوجہ صادق احمد قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کنری ڈاک خانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

(۱) حق مہر مبلغ دو ہزار روپے جو بذمہ خاوند ہیں۔

(۲) میرا زیور حسب ذیل ہے :-

طلائی گلوبند تین تولہ وزنی

طلائی کانٹے دو تولہ وزنی

طلائی چوڑیاں تین تولہ وزنی

طلائی زیورات کل وزن آٹھ تولے مالیتی -/۱۰۰۰ روپے اندازاً

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور کی جائے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ (شرط اول -/۲ روپے)

الامۃ :- شمیم اختر زوجہ ڈاکٹر صادق احمد۔ کنری۔ تھرپارکر۔

گواہ شد :- ڈاکٹر صادق احمد خاوند موصیہ کنری ضلع تھرپارکر

گواہ شد :- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مسل نمبر ۱۸۶۴۵ :-

میں غلام نبی ولد برکت علی قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن کنری۔ ڈاک خانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۳۱ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ (شرط اول -/۱۰ روپے)

العبد :- غلام نبی ولد برکت علی مرحوم سنیئر جیننگ فیکٹری۔ کنری۔ ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد :- محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کنری ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد :- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مسل نمبر ۱۸۶۴۶ :-

میں عبد السلام ولد دین محمد قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع تھرپارکر سندھ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔

(الف) ۱۔ ایک مکان پختہ واقع کنری محلہ دار الفضل جس کی موجودہ مالیت تین ہزار روپے ہے۔

(۲) ایک دکان پختہ واقع اسٹیشن روڈ کنری۔ جس کی موجودہ مالیت آٹھ ہزار روپے ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

(ب) میری سالانہ آمد اس وقت اٹھارہ سو روپے ہے۔ یہ آمد زمین کی پیداوار سے ہے جو میں نے ٹھیکہ پر لی ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور کی جائے۔

العبد عبد السلام ولد دین محمد۔ کنری

الراقم سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

گواہ شد :- محمد اکبر افضل ولد سراج الدین مرحوم کنری ضلع تھرپارکر۔

مسل نمبر ۱۸۶۴۷ :-

میں سردار رفیق احمد ولد سردار عبد الرحمن (مہر سنگھ) قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بھلوال ڈاک خانہ بھلوال۔ ضلع سرگودہا۔ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ دسمبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے :-

(۱) ایک کنال رہائشی پلاٹ قطعہ ۲۳/۲۲ اور ۲۳/۹ واقع دار العلوم (قیمت ۹ صد روپے) محلہ نزد ڈگری کالج ربوہ میں ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

(۲) میری ماہوار آمد اس وقت دس روپے ماہوار بطور جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

شرط اول : -/۲ روپے)

العبد :- سردار رفیق احمد ابن سردار عبد الرحمن صاحب رضی اللہ عنہ مکان نمبر ۴۸۳ - بلاک نمبر ۵ بھلوال۔ ضلع سرگودہا۔

گواہ شد :- سردار لطیف احمد رحیم مجلس خدام الاحمدیہ فضل عمر ہوسٹل ربوہ

گواہ شد :- نسیم احمد خالد منتظم صحت جسمانی فضل عمر ہوسٹل۔ سرگودہا۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے
-:-

اگر کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھاؤ

جب تک اطاعت کی روح قائم رہے گی تم برابر ترقی کرتے چلے جاؤ گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النور کی آیت لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا ... الخ (آیت ۶۴) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جنگِ حنین کے موقع پر اسلامی لشکر کو کفار پر فتح حاصل کرنے کے بعد ایک عارضی شکست کا جو دھکا لگا وہ اسی لئے لگا کہ ان میں سے چند آدمیوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک حکم کی خلاف ورزی کی اور آپ کی ہدایت پر عمل کرنے کی بجائے اپنے اجتہاد سے کام لینا شروع کر دیا۔ اگر وہ لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اسی طرح چلتے جس طرح نبض حرکتِ قلب کے پیچھے چلتی ہے۔ اگر وہ سمجھتے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک حکم کے نتیجہ میں اگر ساری دنیا کو بھی اپنی جانیں قربان کرنی پڑتی ہیں تو وہ ایک بے حقیقت شئے ہیں۔ اگر وہ ذاتی اجتہاد سے کام لے کر اس پہاڑی درہ کو نہ چھوڑتے جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس ہدایت کے ساتھ کھڑا کیا تھا کہ خواہ ہم فتح حاصل کریں یا مارے جائیں تم نے اس مقام سے نہیں ہلنا تو نہ دشمن کو دوبارہ حملہ کرنے کا موقع ملتا اور نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کو کوئی نقصان پہنچتا۔ اللہ تعالیٰ اس آیت میں مسلمانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ وہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی پوری اطاعت نہیں بجا لاتے اور ذاتی اجتہادات کو آپ کے احکام پر مقدم سمجھتے ہیں۔ انہیں ڈرنا چاہیئے کہ اس کے نتیجہ میں کہیں اُن پر کوئی آفت نہ آجائے یا وہ کسی شدید عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ گویا بتایا کہ اگر تم کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہارا کام یہ ہے کہ تم ایک ہاتھ کے اٹھنے پر اٹھو اور ایک ہاتھ کے گرنے پر بیٹھ جاؤ۔ جب تک یہ روح زندہ رہے گی مسلمان بھی زندہ رہیں گے اور جس دن یہ روح مٹ جائے گی اس دن اسلام تو پھر بھی زندہ رہے گا مگر خدا تعالیٰ ان لوگوں کا گلا گھونٹ کر رکھ دے گا۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے انحراف کرنے والے ہوں گے"

(تفسیر کبیر)

قائدین خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

تحریک جدید میں مجاہدین کی شمولیت کا کام ہمارے ذمہ ہے مگر ابھی تک دفتر سوم میں شامل مجاہدین کی تعداد بہت کم ہے نیز کل وعدہ جات کی رقم بھی نسبتاً کم ہے لہذا جملہ قائدین فوری طور پر خصوصی ہفتہ منا کر کوشش کریں کہ:-

۱۔ جو احباب جماعت ابھی تک شامل نہیں ہوئے وہ دفتر سوم میں شمولیت کا شرف حاصل کریں
۲۔ جو شامل ہو چکے ہیں ان کا وعدہ حسب حیثیت ہو
۳۔ جو نئے احباب جماعت میں شامل ہوئے ہیں ان سے وعدہ جات لئے جائیں
۴۔ جو نئے کمانے والے احباب ہیں انہیں دفتر سوم میں شامل کیا جائے

مہتمم تحریک جدید
مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ
کے متعلق
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ امانت صدر انجمن احمدیہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے۔ تا کہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں یا دوستوں کا جمع ہے۔ سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"

امید ہے احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں گے۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

تربیتی اجتماعات انصار اللہ

سال رواں کے لئے ضروری ہدایات امید ہے جملہ عہدیداران انصاراللہ کو مل چکی ہوں گی۔ حسب سابق ہمارے پروگرام میں اس سال بھی تربیتی اجتماعات کا انعقاد شامل ہے۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ سال پاکستان کے مختلف مقامات پر ایک بڑی تعداد میں انصاراللہ کے اجتماعات منعقد ہوئے۔ جس کے نتیجہ میں مجالس میں اپنی تنظیم کے لحاظ سے بیداری پیدا ہوئی اور یہ اجتماعات تربیت نفوس کے لئے بھی بہترین مواقع پیدا کرتے رہے ہیں۔ اجتماع کے ذریعہ ایک خالص دینی ماحول پیدا کیا جاتا ہے۔ دعاؤں کی خاص توفیق ملتی ہے۔ اس کے علاوہ باہمی اخوت میں اضافہ ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے غور و فکر ہوتا ہے۔ جس پہلو سے بھی دیکھا جائے۔ اجتماعات کی افادیت اظہر من الشمس ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ اس سال ناظمین اعلیٰ، ناظمین اضلاع اور زعماء اعلیٰ اصحاب یہ عزم کر لیں کہ ہم نے انشاء اللہ اس سال گذشتہ سالوں سے زیادہ تعداد میں یہ اجتماعات منعقد کرنے ہیں اور اس کے لئے ابھی سے انتظام شروع کر دیا جائے۔

یہ امر باعث مسرت ہے کہ اس سلسلہ میں سب سے پہلا قدم مکرم چوہدری رکن الدین صاحب ناظم ضلع لائلپور نے اٹھایا ہے۔ چنانچہ ان کی طرف سے اجتماع کی تاریخیں تجویز ہو کر منظوری کے لئے مرکز میں پہنچ چکی ہیں۔ عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ بھی مسابقت الی الخیرات کا بہترین نمونہ دکھائیں۔ اور اجتماع کے لئے تاریخیں اور مقام تجویز کر کے مرکز سے منظوری حاصل فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے گیارہ فروری ۱۹۶۷ء کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ فرزند کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے نیز دینی و دنیوی برکتوں سے مالا مال کرے۔ آمین۔

(اللہ دتہ کارکن دفتر جائداد ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴